## 38543 ـ طلوع فجر كے بعد لاعلمی میں كھانا كھاليا

**سوال**

یكم رمضان المبارك كوفجر كے وقت میری بیوی نے مجھے بیدار كیا اوركہنے لگے كیا پانی پینا ہے ؟ میں نے جب اس سے گلاس لیا توپوچھا كیا اذان ہوچكی ہے ؟ تووہ كہنے لگي ابھی نہیں ۔
لیكن پانی پینے كے پندرہ یا بیس منٹ بعد اقامت ہوگئي ، اس طرح میں نے اذان كے پانچ یا دس منٹ بعد پانی پیا تھا لھذا كیا مجھ پر كچھ ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اگركوئي شخص رات باقی سمجھتے ہوئے یا پھرطلوع فجر نہ ہونے كے گمان میں كھا پی لے تو ایسے شخص كے بارہ میں علماء كرام كا اختلاف ہے ، اوراسی طرح اس شخص كے بارہ میں بھی اختلاف كرتے ہیں جس نے غروب شمس سے قبل ہی غروب شمس كے گمان میں كھا لیا ۔

اس مسئلہ میں بہت سے علماء كرام كا مسلك تویہ ہے كہ اس كا روزہ فاسد ہوگا ، اوراس كے بدلے میں اسے روزہ ركھنا پڑے گا ۔

لیكن كچھ علماء كرام كہتے ہیں كہ : اس كا روزہ صحیح ہے اسے اپنا روزہ پورا كرنا چاہیے ، اوراس پراس روزہ كی قضاء نہیں ۔

اس قول كے قائلین میں تابعین میں سے امام مجاھد ، اورحسن ، شامل اورامام احمد كی ایك روایت بھی اوراسے شافعیہ میں سے المزنی نے اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہم اللہ جمیعا نے اختیار كیا ہے ، اورشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اسے راجح كہا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں :

جولوگ سب میں روزے كو صحیح قرار دیتے ہیں ( یعنی جب كوئي دن كے شروع میں خطاء یا غلطی كرلے اوربھول جائے ) وہ كہتے ہیں كہ ہماری دلیل زیادہ قوی ہے ، اوركتاب وسنت كی اس پر دلالت بھی ظاہر ہے ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں اورغلطی کرلیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا ۔

تویہاں پر خطاء اورنسیان میں جمع کیا ہے ، اوراس لیے کہ جس نے حج اورنماز کے محظورات کا غلطی سےارتکاب کیا وہ بھول کرکرنے والے کی طرح ہی ہے ۔

اورصحیح بخاری میں یہ ثابت ہے کہ :

کہ صحابہ کرام نے عھد نبوی میں روزہ افطار کرلیا اورسورج تھا ، اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں کہ انہیں قضاء کا حکم دیا گیا ہو ۔

لیکن ھشام بن عروۃ کہتے ہیں کہ : قضاء ضروری ہے ، اوران کےوالد اس سے زیادہ علم رکھتے ہیں وہ یہ کہتے تھے : ان پر کوئي قضاء نہیں ۔

اورصحیحین میں ہے کہ :

کچھ صحابہ کرام اس وقت تک کھاتے تھے جب تک ان میں کسی ایک کو سفید دھاگہ اور سیاہ دھاگہ میں تمیز نہ ہوجاتی ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو یہ فرمایا تھا : تیرا سرہانہ تو بہت وسیع وعریض ہے ، بلکہ اس سےتو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے ۔

اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہیں قضاء کاحکم دیا ہو ، یہ لوگ حکم سے لاعلم اورجاہل تھے تواس لیے غلطی کی ۔

عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ سےثابت ہے کہ :

انہوں نے روزہ افطار کرلیا پھر دن ظاہر ہوگیا تو وہ فرمانے لگے : ہم قضا نہیں کرینگے کیونکہ ہم اثم اورگناہ کی طرف مائل نہیں ۔

اور ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : ہم اس کی قضا کرینگے ۔ لیکن پہلی روایت کی سند زیادہ قوی اورثابت ہے ۔

اور ان سے یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا : یہ معاملہ آسان ہے ۔

اس کی کچھ تو تاویل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا قضاء کا معاملہ آسان ہے ،لیکن الفاظ اس پردلالت نہیں کرتے ۔

مجموعی طور پر اثرو نظر کے اعتبارسے یہ قول زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے اورکتاب وسنت اورقیاس کی دلالت سے زیادہ مشابہ ہے ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی ( 20 / 572 ـ 573 ) اورشرح الممتع ( 6 / 411)

تواس طرح روزہ صحیح ہونے اوراس پر قضاء نہ ہونے کے قول کے دلائل کی قوت ظاہرہوتی ہے ، لیکن اس کے باوجود اگر مسلمان احتیاط کرے اوراس کی قضا میں روزہ رکھے تو یہ بہتر اوراحسن ہے ۔

واللہ اعلم .